ضبط وترتیب: مولانا اسامہ سمیع

شہادت میں اسلاف کی سنت سے نوازے گئے

- ☆ دینی امور میں میرے پیشرو، ان کی حیات وخدمات مشعل راہ ہیں
- ☆ ان کی سادہ طرزِ زندگی بارگاہ الوہیت میں مقبولیت کی دلیل ہے
- ☆ تحفظ ختم نبوت کے پارلیمانی کاز میں اُن کے ساتھ شریک رہا
- ☆ انہوں نے حدیث وتفسیر کی خدمت میں اپنی زندگی ختم کردی

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی دارالعلوم آمد اور طلبا سے خطاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، نائب صدر دارالعلوم کراچی مختصر دورہ پر ۱۹ نومبر ۲۰۱۸ء بروز بدھ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی تعزیت کیلئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، جن کے ہمراہ مولانا عدنان کاکاخیل بھی تھے، مدیر الحق مولانا راشد الحق سمیع کے نئے مکان میں کچھ دیر قیام فرمایا پھر نئے گھر میں اہل خانہ کی برکت کی دعا کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کے قبر پر فاتحہ خوانی کی، اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے طلبا سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی حیات وخدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ''ایوان شریعت'' ہال میں مولانا شہید کے صاحبزادوں مولانا حامد الحق حقانی، مولانا راشد الحق سمیع، احقر، مولوی حذیمہ حقانی کے علاوہ جملہ پسماندگان میں حضرت مولانا انوار الحق، مولانا سلمان الحق، مولانا عرفان الحق، مولانا لقمان الحق اور تلامذہ، اساتذہ وطلبا سے تعزیت اور خطاب فرمایا اور آخر میں طلبہ دورہ حدیث کو اجازت حدیث سے نوازا۔ واضح رہے کہ مولانا مدظلہ کی تقریر سے پہلے مہتمم جامعہ حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے ترحیبی خطاب کیا، مولانا عدنان کاکاخیل اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے بھی مختصراً خطاب فرمائے، شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب کے اس خطاب کوافادہ عام کیلئے پیش کیا جارہا ہے (ادارہ)

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین امابعد!

حضرت والا مولانا انوار الحق صاحب شیخ الحدیث اور مہتمم دارالعلوم حقانیہ، مولانا حامد الحق صاحب، مولانا راشد الحق صاحب میرے عزیز بھتیجے اسامہ اور خزیمہ اور میرے عزیز طالب علم ساتھیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ! 1956 سے لے کر آج 2018 تک 62 سال کی اس طویل مدت میں

کتنی بار دارالعلوم حقانیہ اکوڑاخٹک میں اللہ تعالیٰ نے حاضری کی سعادت عطا فرمائی ہے، اس کی تعداد مجھے یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ یہاں پر حاضری ہوئی اور ہر حاضری کے موقع پر ہمارے سب کے بزرگ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس اللہ تعالیٰ یہ شفقت فرماتے تھے اور طلبا کرام سے کچھ باتیں کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور پھر بعد میں میرے انتہائی مکرم اور بھائی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب جن کو آج رحمہ اللہ کہتے ہوئے دل کھٹکتا ہے، ان کا بھی معمول تھا کہ جب بھی میری حاضری ہوتی تو مجھے حکم دیتے کہ طلبا سے خطاب کرو تو نہ جانے کتنی بار اللہ تعالیٰ نے اس درسگاہ میں طلبا سے بات کرنے کا موقع دیا۔

محبوب کی جدائی کا صدمہ: لیکن آج جب مجھ سے یہ کہا جارہا ہے کہ میں آپ سے خطاب کروں تو میری زبان اور میرا ذہن ایسا کرنے سے بند ہو چکا ہے اور سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں آپ حضرات سے کیا کہوں اس سے پہلے بارہا یہاں اسی حال میں اس طرح مجھے آپ حضرات سے بات کرنے کا موقع ملا تو میرے برابر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم آپس میں بیٹھ کر اپنے ماضی کی یادوں کو تازہ کیا کرتے تھے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت ہے کہ دو محبت کرنے والے ایک ساتھ موجود نہیں ہوتے بلکہ کسی نہ کسی کو اپنے محبوب کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے

ہر اہم کام میں میرے پیش رو: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو میرے لئے ہر کام میں پیشرو بنایا ہے وہ مجھ سے پہلے درس نظامی سے فارغ ہوئے، مجھ سے پہلے انہوں نے ماہنامہ ''الحق'' کا اجرا کیا، مجھ سے پہلے انہوں نے تجدد اور جدت پسندی کے خلاف ''الحق'' کے ذریعے قلمی جہاد شروع کیا، ہر کام میں وہ میرے پیش رو تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پاس بلانے میں بھی ان کو میرا پیش رو بنا دیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو شہادت کا وہ مقام عطا فرمایا میں سوچتا تھا کہ آج کی دنیا میں اگر کوئی شخص کسی پر حملہ آور ہوتا ہے، قاتلانہ حملہ کرتا ہے تو عام طور پر اس میں گولیوں کا استعمال ہوتا ہے، بارود کا استعمال ہوتا ہے، آج کی دنیا میں چاقو اور خنجر کا استعمال شاذ و نادر ہوتا ہے، اگر چہ اس کا تصور کرتے ہی ہمارے کلیجے پھٹتے ہیں کہ ہمارے محبوب کیساتھ کس طرح سلوک کیا جارہا ہے؟

مولانا کی شہادت سنت اسلاف کی طرز پر: اس سلوک کے ہوجانے کے بعد میں کچھ یوں محسوس کرتا ہوں کہ ان کے دل میں شہادت کا جو جذبہ اور اس کی جو تڑپ تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو وہ طریقہ عطا فرمایا جو ہمارے اسلاف اور صحابہ کرامؓ حضرات کا ہوتا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح شہید کئے گئے اور پتہ نہیں کتنے ہمارے اسلاف اس طریقے سے شہید کئے گئے ورنہ آج گولیوں سے اور بموں سے لوگوں کو شہید کیا جاتا ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو یہ سنت بھی اسلاف کی عطا

فرمائی، ان کو اس بیدردی کے ساتھ شہید کیا گیا ہے کہ اس سے آج ہمارا کلیجہ پھٹ رہا ہے۔

مولانا کی حیات وخدمات مشعل راہ: ان کی حیات وخدمات ایک مجلس میں یا ایک تحریر میں ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو کہ انہوں نے سوانح ان کی زندگی میں مرتب کی اور مجھے امید ہے کہ ان کے جانشین ان کی حیات خدمات کو مزید تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اس طرح پیش کریں گے کہ ہم سب کیلئے مشعل راہ ہوان شاءاللہ، لیکن میں ایک بات آپ حضرت سے کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے الفاظ نہیں مل رہے مجھے اسلوب نہیں مل رہا مجھے مضامین نہیں مل رہے کہ کیا بات کروں لیکن ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دین کی بنیادی اساس اخلاص اور للّٰہیت ہے کہ آدمی جو کام کرے اللہ کیلئے کرے، اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا کیلئے کرے، اللہ کے دین کیلئے کرے، شہرت اور جاہ پسندی سے محفوظ رہے اور اپنی خواہشات کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کے اوپر قربان کرے۔

مولانا مرحوم کی سادہ طرز زندگی: اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی درجات بلند فرمائے آخری بار جب میری حاضری ہوئی تو میں ان کے گھر پر گیا تو مجھے ان کے غسل خانے میں جانے کی ضرورت پیش آئی تو میں اور وہ ان کے کمرے میں جب گئے، ان کے خواب گاہ میں جانے کا اتفاق ہوا تو پتہ چلا کہ کس قسم کی سادگی وہ زندگی گزار رہے تھے اگر چاہتے تو اپنے لیے خزانے جمع کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی کو سجا لیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کی سادہ سی زندگی سے اللہ تعالیٰ نے وہ کام لیا جو بارگاالٰہی میں نہایت مقبول نظر آتا ہے اور اللہ نے ان سے جو کام لیا میں خود اس کا عینی گواہ ہوں بعض کاموں میں مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کی رفاقت کا بھی موقع نصیب فرمایا۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے ساتھ رفاقت کے ایام: جب 1973 کا آئین بن رہا تھا اس وقت دستور کا جو مسودہ پیش ہوا تھا اس کی ترمیمات کیلئے حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ اس وقت اسمبلی کے ممبر تھے، اصل میں تحریک تو مولانا سمیع الحق کی تھی لیکن حضرت والا نے مجھے حکم دیا کہ تم چلے آؤ مل کر اس دستور کے اندر ترمیمات کو تیار کریں گے تو میں نے مولانا سمیع الحق صاحب کو اس وقت لکھا تھا کہ آپ نے اچھی ترکیب ملاقات کرنے کیلئے پیدا کی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آیا اور ایک عرصہ دراز تک ہم ساتھ مل کر کام کرتے رہے ترمیمات کرتے رہے پھر حضرت والا کی طرف سے وہ ترمیمات پیش ہوئیں اس وقت جو ترمیمات تیار کی تھیں اس میں بعض منظور بھی ہوئیں اور بعض رد بھی ہوئیں لیکن پاکستان کو اسلامی راہ پر گامزن کرنے کے لیے ان کی جدوجہد اس وقت سے جاری تھی بلکہ اس سے پہلے سے جاری تھی اللہ تبارک

وتعالی نے مجھے کسی قدر انکے ساتھ شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

مولانا سمیع الحق شہید کیساتھ بے تکلف دوستانہ: جب 1974 میں تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو اس وقت ضرورت پیش آئی کہ قادیانیوں اور مرزائیوں کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے کوئی بیان تیار کیا جائے تو حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ نے مولانا سمیع الحق صاحب اور مجھ ناکارہ کو اس خدمت کیلئے طلب کیا تو مدتوں کئی ہفتوں تک ہم ساتھ رہے اور اس خدمت کے اندر اللہ تعالیٰ نے مجھے انکی رفاقت کی سعادت نصیب فرمائی اور نہ جانے اس 62 سال کے دور میں کتنے واقعات تھے اور کتنی ہمارے درمیان بے تکلفی کی مراسم ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا ہی خوش مزاج بنایا ان کی ہر محفل میں حصہ کشت و زعفران ہوا کرتی تھی اور جب میں یہاں آ رہا تھا راستے میں تو ذہن میں واقعات کی ایک فلم چل رہی تھی میرے سامنے کہ کس طرح ان علاقوں میں ایک ساتھ ہوتے تھے۔

تفسیر امام لاہوریؒ ایک عظیم الشان خدمت: اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے آخر میں ایک تو دفاع پاکستان کونسل کے ذریعے پاکستان کے دفاع کی عظیم خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن اس سے بھی زیادہ عظیم خدمت وہ تھی جس میں وہ آخر وقت تک مشغول رہے یعنی تفسیر قرآن میں اگرچہ آخر کے دو پارے مکمل نہ کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 28 پارے ان کے مکمل ہوئے اور مجھے اس موقع پر اپنے والد ماجد حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ علیہ کی ایک بات یاد آ رہی ہے حضرت والا میرے والد ماجد معارف قرآن کی تفسیر لکھ رہے تھے اور اس طرح لکھ رہے تھے کہ عمر کا آخری زمانہ تھا اور بیمار بھی تھے اور عام طور پر پلنگ پر ہی رہتے تھے اور وہیں تفسیر لکھتے تھے اسی دوران ان کو دل کا شدید دورہ پڑا اس وقت تک وہ سورہ حم سجدہ تک پہنچے تھے اور جب دل کا شدید دورہ ہوا تو انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ اگر میں پورا نہ کر سکا تو باقی تم پورا کر لینا، اس موقع پر ایک جملہ حضرت والد نے فرمایا جب پہلے مجھے موت کا خیال آتا تھا تو یہ تمنا ہوتی تھی کہ موت کچھ اور آگے چلی جائے اس لئے کہ میں قرآن مجید کی تفسیر کی تکمیل کروں لیکن بعد میں فرمایا کہ میں نے سوچا کہ اب میری وہ تمنا بھی نہیں رہی اس لئے کہ قرآن مجید تکمیل کرنے کی چیز نہیں ہے زندگی اس پر ختم کرنے کی چیز ہے، قرآن ختم ہونے کی چیز نہیں ہے زندگی اس پر تکمیل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اگر اس کی تکمیل سے پہلے مجھے موت آ جائے تو مجھے کوئی صدمہ نہیں ہوگا اس لئے کہ میں نے زندگی اس پر ختم کی۔

زندگی کی تکمیل قرآن حکیم پر: آج پھر مجھے یہ جملہ یاد آ رہا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو یہ بھی توفیق عطا فرمائی کی تفسیر لکھی اور اس تفسیر میں اپنی زندگی ختم کردی یہ شہادت کا مرتبہ اور شہادت بھی سنت

اسلاف والی شہادت اور تفسیر قرآن لکھتے ہوئے اس میں زندگی ختم کی ،ابھی مجھے میرے بھتیجے اسامہ سمیع بتا رہے تھے کہ جب دل کا دورہ ان کو ہوا تھا تو اس وقت بھی طبیعت جب تھوڑی سازگار ہوتی تو وہ تفسیر لکھنے میں مصروف ہوجاتے تھے، مسودہ منگوا کر اُس میں مصروف رہتے تھے میں نے اپنے والد ماجد کو اسی طرح دیکھا ،دل کے دورے کے دوران جب طبیعت تھوڑی سنبھلتی تھی تو تفسیر میں مشغول ہو جاتے تھے اس کا مطلب یہ ہے زندگی اس پر ختم کریں اللہ تعالی نے ان کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور یہ شاید زندگی میں ان کا سب سے بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالی نے ان کو دیا ہے کہ تفسیر میں قرآن کریم میں زندگی ختم کردی اللہ تعالی ہم سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔امین

مومن کیلئے عارضی جدائی: میرے عزیز طالب علمو! دنیا تو آنی جانی ہے کسی شخص کو بھی دنیا میں رہنا نہیں ہر ایک کو جانا ہے اور ہر ایک کا وقت مقرر ہے وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہوسکتا لہٰذا جو بھی دنیا سے رخصت ہو ہمارے پاس اس کی مشیت کے سامنے سر جھکانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں لیکن اللہ تبارک و تعالی نے مومنوں کے لئے ایک عجیب تسلی کا سامان رکھا ہے جو شخص یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اس کا کوئی عزیز اگر رخصت ہوجائے تو اس کے پاس تسلی کا کوئی راستہ نہیں ہوتا لیکن جو یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے اتنے تسلی کے سامان اللہ تعالی نے پیدا فرمائے ہیں پہلی بات تو یہ کہ ایک مومن کا ایمان ہے کہ اس کی جدائی دائمی نہیں ہوتی وہ عارضی ہوتی ہے اور اللہ تعالی ایمان اور عمل صالح کے ساتھ اس دنیا سے رخصت فرمائے تو وہ ان سے ملاقات ہوگی اور ہمیشہ کیلئے ہوگی اس میں کبھی جدائی نہیں ہوسکتی اور نہ کوئی مانع ،یہ جدائی ہماری عارضی ہے، یہ ہمیشہ کیلئے نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہم ایمان اور عمل صالح کیساتھ رخصت ہوں تو وہاں کی ملاقات یہاں کی ملاقات کا ایک ہی درجہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ اللہ تعالیٰ وہ ہمیں عطا فرمائے تو یہ ایک تسلی کا سامان ہے جیسے کوئی سفر پر جاتا ہے تو لمبے سفر پر بھی چلا جاتا ہے، جدائی کی جو مدت ہے اس کا بھی پتہ نہیں سال ہے دو سال ہے مہینہ ہے دو مہینے کوئی پتہ نہیں ہے کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن بالآخر یہ جدائی ختم ہوتی ہے

جدائی کے اندر بھی ربط اور تعلق کے کھلے راستے: ایصال ثواب اور دعائے مغفرت

اس جدائی کے اندر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لئے ان کے ساتھ تعلق رکھنے کے جو راستے رکھے ہیں وہ ایسے ہیں کہ اس جدائی کے اندر بھی ہمارا ربط ان کے ساتھ برابر ہوتا ہے ایصال ثواب کے ذریعے، دعائے مغفرت کے ذریعے، حدیث میں آتا ہے جو بندہ اپنے وفات یافتہ شخص کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے یا ایصال ثواب کرتا ہے تو فرشتے اس کے ایصال وثواب کو ایک تحفہ کی شکل میں اس کے

پاس لے جا کر پیش کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے تمہارے لئے تحفہ بھیجا ہے اور وہ اس پر خوش ہوتا ہے تو اس کو اس طرح تحفوں کے پیکٹ کے پیکٹ ہم بھیج سکتے ہیں، اس کیلئے ربط ہمارا قائم ہے، تیسری بات یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت بڑا راستہ کھول رکھا ہے کہ ان کے حسنات کے جو نقوش قدم ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اگر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تو ہمارے لئے ایک عظیم مشعل راہ بھی ہے، ایک عظیم راستہ بھی ہے، ایک عظیم چراغ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی صورت میں عطا فرمائے گا۔

اعمال کی درستگی اور اخلاص: میرے عزیز دوستو! بس ہمیں اسکی فکر کرنی چاہیے کہ یہ زندگی چند روزہ ہے اور اس میں اگر ہم نے اپنے اعمال کو درست کرلیا اخلاص پیدا کرلیں اور جو کام ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو تو ان شا اللہ تعالیٰ یہ صدمہ عارضی صدمہ ہے اور اس کے بعد ایک ایسی خوشی آنے والی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ جو کبھی ختم نہیں ہونیوالی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے جیسا کہ پہلے عرض کیا تھا میں اپنے آپ کو آج عاجز پا رہا ہوں کوئی بات کرنے کیلئے میرے پاس نہیں، لیکن یہ بزرگوں سے سنی ہوئی چند باتیں میں نے عرض کردی ہیں، میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کے ورثا اور انکے جانشینوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی جدوجہد کو مزید آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ مزید دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپس میں شیر وشکر ہو کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ان کے آباؤاجداد کی روحیں خوش ہوں اور اس مرکز دین سے اسلام کی روشنی چار دانگ عالم تک پہنچے۔

اجازت حدیث: پہلے کی طرح آج بھی یہ فرمائش ہے کہ میں دورہ حدیث کے طلباء اور طالبات کو اجازت دوں، سچی بات تو یہ ہے کہ میں اس کا اہل تو نہیں ہوں تو تعمیل حکم کے لئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب بھی ہمیشہ ارشاد فرماتے تھے جب بھی میں حاضر ہوتا تھا تو فرمائش کی تعمیل کے لئے تو میں آپ حضرات کے سامنے حدیث المسلسل بالاولویة پڑھتا ہوں اور اس کے بعد ان شااللہ دوسری مرویات کی اجازت بھی دوں گا حدیث مسلسل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمم من في السماء یہ حدیث مسلسل بالاولیة ہے میں اپنے ساتھیوں کو اس کی اجازت دیتا ہوں اور اس کے علاوہ مجھے جو مرویات مختلف شیوخ سے حاصل ہیں پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کی ان تمام مرویات کی میں آپ حضرات کو اجازت دیتا ہوں اور ان کی اسانید کا مجموعہ انشااللہ عنقریب شائع ہونے والا ہے وہ آپ تک پہنچ جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو حدیث کے فیض سے بارآور فرمائے وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين